صلی اللہ علیہ وسلم
رسول عربی
کا مثالوں سے تربیت فرمانا
مؤلف :
احمد علی عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

بندہ ناچیز کی طرف سے رسالہ پڑھنے والے کے لیے دعا:

یارب کریم! جو کوئی 19 صفحات کا رسالہ "رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثالوں سے تربیت فرمانا" پڑھ یا سن لے اُس پر کثرت سے رحمتوں کا نزول فرما! اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی ﷺ! جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ مراجع (ا) (مسلم، ص172، حدیث:912)

حضرتِ شیخ ابو عبداللہ رصاع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رحمت انعام کو کہتے ہیں (اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ پاک دنیا و آخرت میں بندے کو مسلسل انعامات سے نوازتا ہے۔ قاضی ابو عبداللہ سکا کی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کریم کی "ایک رحمت" دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے تو تم اس کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو جسے اللہ کریم دس رحمتوں سے نوازے، اللہ پاک دس رحمتوں سے اس بندے سے کتنی آفتیں، مصیبتیں دور فرمائے گا اور ان دس رحمتوں سے کتنی برکتیں حاصل ہوں

گی۔شیخ ابو عطاء اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کریم جس پر ایک رحمت نازل فرمائے گا وہ اس کی دنیا وآخرت کے سب معاملات میں کفایت کرے گی تو جس پر دس رحمتیں نازل ہوں اس کا کیا عالم ہوگا؟

مراجع(۲) (مطالع المسرات، ص30)

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا　　　　جے اک قطرہ بخشے مینوں کم بن جاوے میرا

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب　صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

قرآن اور حدیث سے رہنمائی کی روشن مثالیں

انسان کی فطرت ہے کہ وہ باتوں کو کہانیوں، مثالوں اور دلچسپ انداز میں زیادہ آسانی سے سمجھتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں، زندگی کے اہم سبق سکھانے کے لیے دل کو چھو لینے والی مثالوں کا استعمال کیا ہے۔یہ مثالیں ہمیں نہ صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام سمجھنے میں مدد دیتی ہیں بلکہ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی ترغیب بھی دیتی ہیں۔

☆۔۔۔قرآن مجید کی روشنی میں رہنمائی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے لوگوں اور حالات کو سمجھانے کے لیے مثالیں دی ہیں:

﴿اندھیرے میں بھٹکنے والوں کی مثال (یعنی کافر)﴾

مَثَلُهُمۡ كَمَثَلِ الَّذِى اسۡتَوۡقَدَ نَارًا–فَلَمَّا اَضَآءَتۡ مَا حَوۡلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوۡرِهِمۡ وَ تَرَكَهُمۡ فِىۡ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ(17)صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ(18)

ترجمه کنز العرفان: ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پھر جب اس آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ

دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

﴿تفسیر صراط الجنان﴾

{ **مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا:** ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی۔} یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا اُس پر قدرت بخشی پھر انہوں نے اسے ضائع کر دیا اور ابدی دولت کو حاصل نہ کیا، ان کا انجام حسرت و افسوس اور حیرت و خوف ہے اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں جنہوں نے اظہارِ ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مرتد ہو گئے اور وہ بھی جنہیں فطرتِ سلیمہ عطا ہوئی اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق کو سننے، ماننے، کہنے اور دیکھنے سے محروم ہو گئے تو کان، زبان، آنکھ سب بیکار ہیں۔

مراجع (۳) (سورۃ البقرہ: آیت 17)

﴿بے سمجھ پکارنے والوں کی مثال (کافر)﴾

وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً-صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ(171)

ترجمہ کنز العرفان: اور کافروں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کسی ایسے کو پکارے جو خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہیں سنتا۔(یہ کفار) بہرے، گونگے، اندھے ہیں تو یہ سمجھتے نہیں۔

﴿تفسیر صراط الجنان﴾

{**وَ مَثَلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا:** اور کافروں کی مثال۔} حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو مسلسل دینِ حق کی دعوت دیتے رہتے۔ کافر سنتے تو تھے لیکن اس سے کچھ نفع حاصل نہ کرتے یعنی ایمان نہ لاتے۔ ان کے اس سننے کی مثال بیان کی گئی کہ جس طرح جانوروں کا ایک ریوڑ ہو اور ان کا مالک انہیں آواز دے تو وہ محض ایک آواز تو سنتے ہیں لیکن مالک کے کلام کا مفہوم نہیں سمجھتے، یونہی کافروں کا حال ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں حق کی طرف بلاتے ہیں، یہ ان کا کلام سنتے ہیں لیکن جواب میں جانوروں جیسا طرزِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے آنکھ، کان، زبان کا کیا فائدہ جس سے کوئی نفع نہ اٹھایا جا سکے۔ اس اعتبار سے تو یہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں۔ اس آیت میں کچھ درس ہمارے لئے بھی ہے کہ دعوت و تبلیغ، وعظ و نصیحت، قرآن و حدیث، اصلاح و تفہیم کے باوجود جو طرزِ عمل ہمارا ہے وہ بھی کچھ سوچنے کا تقاضا کرتا ہے کہ اِس اعتبار سے ہمارے آنکھ، کان بھی کھلے ہوئے ہیں یا نہیں؟

مراجع(۴) (سورۃ البقرہ: آیت 171)

﴿اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال (برکت اور ثواب)﴾

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ–وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ–وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ(261)

ترجمہ کنز العرفان: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔

﴿تفسیر صراط الجنان﴾

}مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔{ راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے اخلاص کے اعتبار سے سات سو گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ

اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم و جواد ہے جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے چنانچہ کئی جگہ پر اس سے بھی زیادہ نیکیوں کی بشارت ہے جیسے پیدل حج کرنے پر بعض روایتوں کی رو سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ملتی ہیں۔

مراجع (۴) (مسند البزار، مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما، طاوس عن ابن عباس، ۱۱/ ۲۵، الحدیث: ۴۷۴۵)

نیکی کی تمام صورتوں میں خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے:

اس آیت میں خرچ کرنے کا مُطْلَقاً فرمایا گیا ہے خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل، نیکی کی تمام صورتوں میں خرچ کرنا شامل ہے خواہ وہ کسی غریب کو کھانا کھلانا ہو یا کسی کو کپڑے پہنانا، کسی غریب کو دوائی وغیرہ لے کر دینا ہو یا راشن دلانا، کسی طالب علم کو کتاب خرید کر دینا ہو یا کوئی شِفا خانہ بنانا یا فوت شدگان کے ایصالِ ثواب کیلئے فُقراء و مساکین کو تیجے، چالیسویں وغیرہ پر کھلا دیا جائے۔

}اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ: دانے نے سات بالیاں اگائیں۔{ یہاں فرمایا گیا کہ بیج کے طور پر ڈالے جانے والے دانے نے بالیاں اگائیں حالانکہ اگانے والا حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے، دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے۔

☆ ۔۔۔مجازی نسبت کرنا جائز ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مجازی نسبت کرنا جائز ہے جب کہ یہ نسبت کرنے والا غیرِ خدا کو تَصَرُّف و اختیار

میں مستقل نہ سمجھے۔اسی لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے اور یہ مضر ہے، یہ درد کی دافع ہے، ماں باپ نے پالا، عالم نے گمراہی سے بچایا، بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ۔ان سب میں مجازی نسبت ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعلِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل ہیں۔

☆۔۔۔نیک اعمال میں یکسا نیت کے باوجود ثواب میں فرق ہوتا ہے۔

نیز یہ بھی یاد رہے کہ نیک اعمال تو یکساں ہوتے ہیں مگر ثواب میں بعض اوقات بہت فرق ہوتا ہے یا تو اس لئے کہ اخلاص اور حسنِ نیت میں فرق ہوتا ہے یا حضورِ اقدس ﷺ کی نسبت کی وجہ سے تھوڑا عمل زیادہ ثواب کا باعث ہوتا ہے جیسا کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرے تو اس کا ثواب میرے کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ایک مُد (ایک چھوٹی سی مقدار) بلکہ آدھا مُد خرچ کرنے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی: **لو کنت متخذاً خلیلاً**،۲/225، الحدیث:3763)

مراجع(۵) (سورۃ البقرہ: آیت 261)

☆۔۔۔احادیث نبوی ﷺ سے زندگی کے سبق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو بہترین انداز میں سکھانے کے لیے سادہ اور خوبصورت مثالیں دیں:

☆۔۔۔ مومن اور کافر کی آزمائش کی مثال

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَلْوِيهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ الْأَرْزَةَ الْمُجْذِيَةَ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُفِيضُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِفَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیتی کی نرم فصل جیسی ہے جسے ہوا کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے (یعنی وہ آزمائشوں سے گزرتا ہے)۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو اپنی جڑوں پر قائم رہتا ہے، اسے کوئی چیز نہیں ہلا سکتی جب تک کہ وہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھاڑ نہ دیا جائے۔"

مراجع (٦) (البخاری، المرضی، رقم 6505، ص 546)

☆۔۔۔منافق کی حالت کی مثال

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلىٰ هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلىٰ هٰذِهِ مَرَّةً

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے، کبھی اس ریوڑ میں جاتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔" (وہ کسی ایک طرف قائم نہیں رہتا)۔ مراجع (۷) (مسلم، صفات المنافقین، رقم 7043، ص 1163)

☆۔۔۔مسلمان مرد کی مثال

عن عبد الله بن عمر يقول: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم "اخْبِرُونِی بِشَجَرَةٍ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ تُؤْتِی أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا لَا يَتَحَاتُ وَرَقُهَا؟ قَالَ: هِیَ النَّخْلَةُ"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جو مسلمان مرد کی طرح ہے، جو اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے؟" صحابہ کرام نے سوچا، پھر فرمایا: "وہ کھجور کا درخت ہے۔"

مراجع (۸) (البخاری، العلم، رقم 61، ص 7)

☆۔۔۔پانچ نمازوں کی مثال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟" قَالُوا: "لا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ". قَالَ: "فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے گھر کے سامنے نہر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی؟'' صحابہ نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گی، آپ نے فرمایا: ''یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ ان کے ذریعے خطائیں مٹا دیتا ہے۔'' متفق علیہ۔

مراجع(۹) (مشکوۃ المصابیح/کتاب الصلاۃ/حدیث:565)

☆۔۔۔حرام اور حلال کے ظاہر پر مثال

عَنْ عَامِرٍ قَالَ:سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اِسْتَبْرَا لِدِيْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰه فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

مراجع(۱۰) (صحیح البخاری،کتاب الایمان،باب فضل من استبرالدینہ،الحدیث:25،ج1،ص33)

ترجمہ: عامر(شعبی) سے روایت ہے،انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا،وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مُشْتَبَہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا تو اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو بادشاہ کی محفوظ چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے تو ہوسکتا ہے کہ وہ جانور شاہی چراگاہ میں داخل ہوجائیں۔سُن لو! ہر بادشاہ کی ایک ''حمیٰ'' (یعنی محفوظ ومخصوص چراگاہ)

ہوتی ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ''حمی'' اس کی زمین میں وہ چیزیں ہیں جن کو اس نے حرام ٹھہرایا ہے۔ خبردار! بدن میں ایک گوشت کی بوٹی ایسی ہے کہ اگر وہ درست ہے تو سارا بدن درست ہے اور اگر وہ فاسد ہوگئی تو سارا بدن بگڑ گیا سن لو! وہ دل ہے۔

تشریحِ حدیث: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کون کون سی چیزیں حلال ہیں اور کون کون سی چیزیں حرام ہیں یہ تو بالکل واضح اور ظاہر ہے اور اس کو ہر عالم جانتا ہے کہ قرآن وحدیث نے جن جن چیزوں کو حلال قرار دیا وہ حلال ہیں جیسے پانی، گیہوں، چاول، میوہ وغیرہ اور جن جن چیزوں کو حرام ٹھہرادیا وہ حرام ہیں جیسے شراب، مردار، خنزیر وغیرہ لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا حلال یا حرام ہونا مُشْتَبَہ ہے اور دلائل میں تعارض ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کے حلال یا حرام ہونے کو نہیں جانتے۔ لہٰذا جو شخص حرام کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ان مُشْتَبَہ چیزوں کو بھی چھوڑ دے گا اس کا دین محفوظ اور اس کی آبرو سلامت رہے گی۔ اور جو شخص مُشْتَبَہ چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا وہ کبھی نہ کبھی حرام میں بھی ضرور مبتلا ہوجائے گا۔ اس شخص کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی چرواہا اگر اپنے جانوروں کو بادشاہ کی مخصوص چراگاہ کے اردگرد چرائے گا تو کبھی نہ کبھی اس کے جانور بادشاہ کی محفوظ چراگاہ میں بھی ضرور داخل ہوجائیں گے اور یہ چرواہا غضب سلطانی کی سزا میں گرفتار ہوجائے گا۔

حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ایک مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ جس طرح ہر بادشاہ کی ایک محفوظ ومخصوص چراگاہ ہوتی ہے جس میں کسی جانور کو چرانے کی اجازت نہیں ہوتی

اوراس کو ''حمیٰ'' کہتے ہیں اسی طرح بادشاہوں کے بادشاہ اللہ تعالیٰ نے بھی کچھ چیزوں کو حرام ٹھہرا کر ہر شخص کو منع فرمادیا ہے کہ خبردار کوئی اس کے قریب نہ جائے۔تو یہ حرام چیزیں گویا اللہ تعالیٰ کی ''حمیٰ'' ہیں کہ جس طرح بادشاہوں کی حمی میں کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے پاس کسی کو پھٹکنے کی اجازت نہیں ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان کو حرام اور مُشتَبَہ دونوں قسم کی چیزوں سے بچنا اور پرہیز کرنا ضروری ہے۔

پھر آگے ارشاد فرمایا کہ انسان کے بدن میں گوشت کا ایک لوتھڑا ایسا ہے کہ وہ اگرچہ ایک چھوٹی سی گوشت کی بوٹی ہے مگر اس کی اتنی اہمیت ہے کہ اگر وہ درست اور ٹھیک ہے تو سارا بدن درست اور ٹھیک رہے گا اور اگر وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ جائے گا اس لئے کہ ہر اچھا یا بُرا خیال اور جذبہ اسی دل ہی میں پیدا ہوتا ہے اور بدن کا ہر ایک عُضْو اسی دِلی خیالات و جذبات کے مطابق ہی اپنے اپنے عمل میں مَشْغول ہوا کرتا ہے تو دل گویا تمام اعضاءِ بدن کا حاکم بلکہ بادشاہ ہے۔لہٰذا اگر دل میں نیکی کا جذبہ اور خیال پیدا ہوا تو بدن کا ہر ہر عُضْو اور جوڑ جوڑ نیکی کے اعمال میں مَشْغول ہو جائے گا اور اگر دل میں بدی کا خیال اور جذبہ ہوا تو پھر بدن کا ایک ایک عُضْو اور جسم کی ایک ایک بوٹی بدی اور گناہ کی حرکتوں میں مصروفِ عمل ہو جائے گی تو پتہ چلا کہ پورے بدن کی اصلاح و فساد کا دارومدار قلب پر ہی ہے۔اسی لئے تمام علماءِ شریعت وارباب ِطریقت کا اس حقیقت پر اجماع و اِتّفاق ہے کہ قلب اشرفُ الاعضاء بلکہ پورے بدن کا بادشاہ ہے لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے قلب کی اصلاح کرے۔

☆۔۔۔دل کی مثال ایک پَر کی طرح ہے

وَعَنْ أَبِىْ مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيشَةٍ بِأَرْضِ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًالِبَطْنٍ .» رَوَاهُ أَحْمَدُ

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی مثال اس پَر کی سی ہے جو میدانی زمین میں ہو جسے ہوائیں ظاہر و باطن الٹیں پلٹیں۔(احمد)

تشریح حدیث: دل گویا پتّہ ہے دنیا بڑا امیدان اور صحبتیں تیز ہوائیں اگر یہ پتہ کسی بھاری پتھر کے نیچے آ جائے تو ہواؤں کی زد سے محفوظ رہتا ہے اگر ہم گنہگار کسی شیخ کی پناہ میں آ جائیں تو ان شاء اللہ بے دینی سے محفوظ رہیں گے بیعت مرشد کا یہ ہی منشاء ہے۔

مراجع (۱۱) (کتاب: مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد: 1, حدیث نمبر:103)

☆..................................☆
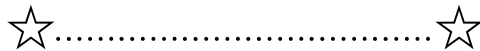
نتیجہ

قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ میں بیان کردہ یہ مثالیں ہمارے لیے روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ ہمیں زندگی کے پیچیدہ مسائل کو آسان انداز میں سمجھاتی ہیں، غلطیوں سے بچنے اور نیک راہ پر چلنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ ان مثالوں پر غور کر کے ہم نہ صرف اپنی دنیا کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ آخرت کی کامیابی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

اختتام

برائے کرم غور سے پڑھیں!

"عزیز دوستو! یہ چند اوراق جنہیں آپ نے اپنے قیمتی وقت میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے، محض حروف نہیں بلکہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دبی شمع روشن کرنے کی ایک حقیر سی کوشش ہے۔ ہم نے ان صفحات میں اس ذاتِ اقدس کی تعلیمات اور ان کے تربیت یافتہ کاملین کے نقوشِ قدم کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے، جن کی پیروی میں ہی ہماری دنیا و آخرت کی فلاح مضمر ہے۔

یہ رسالہ محض ایک معلومات کا ذخیرہ نہیں، بلکہ ایک دعوت ہے—اپنی روحوں کو سیرتِ طیبہ کے نور سے منور کرنے کی، اپنے دلوں میں سنتِ نبوی ﷺ کی خوشبو بسانے کی، اور اپنی زندگیوں کو اسوہ حسنہ کے رنگ میں رنگنے کی۔ آیئے، ہم سب عہد کریں کہ ان پاکیزہ تعلیمات کو نہ صرف خود اپنائیں گے بلکہ آنے والی نسلوں تک بھی انہیں اسی محبت اور عقیدگی سے منتقل کریں گے تاکہ یہ رہنمائی کا سفر کبھی تھم نہ پائے۔

اس کاوش میں جو بھی خوبی ہے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے، اور جو کمی ہے وہ میری اپنی نا تمامی کا عکس ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے لیے اور آپ سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔"

ماٰخذو مراجع

نام کتاب وصفحہ نمبر	مؤلف ومصنف	مطبوعات
1: درود پاک کے فضائل (مسلم،ص172، حدیث:912)	شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
2: درود پاک کے فضائل (مطالع المسرات،ص30)	شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
3: تفسیر صراط الجنان(play store software)سورہ بقرہ آیت نمبر17	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قاسم مدنی	المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
4: تفسیر صراط الجنان(play store software)سورہ بقرہ آیت نمبر171	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قاسم مدنی	المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
5: تفسیر صراط الجنان(play store software)سورہ بقرہ آیت نمبر261	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قاسم مدنی	المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
6: امثال صحیح بخاری (صفحہ نمبر22) (البخاری ،المرضی،رقم6505،ص546)	مفتی کریم خان	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
7: امثال صحیح بخاری (صفحہ نمبر22) (مسلم،صفات المنافقین،رقم7043،ص1163)	مفتی کریم خان	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
8: امثال صحیح بخاری (صفحہ نمبر27) (البخاری ،العلم،رقم61،ص7)	مفتی کریم خان	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
9: دعوت اسلامی(play store software)فیضان حدیث (مشکوۃ المصابیح/کتاب الصلاۃ/حدیث:565)	دعوت اسلامی	المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
10: دعوت اسلامی(play store software)فیضان حدیث (صحیح البخاری،کتاب الایمان،باب فضل من استبر الدینہ،الحدیث:25،ج1،ص33)	دعوت اسلامی	المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
11: دعوت اسلامی(play store software)فیضان حدیث (کتاب: مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد: 1, حدیث نمبر:103)	دعوت اسلامی	المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)